دورۂ ترجمۂ قرآن

ڈاکٹر اسرار احمد

سُورۃ البقرۃ

آیات ۲۳۲ تا ۲۳۷

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ
اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا
فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ
اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ
اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا

مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ
اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى
الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾ وَاِنْ
طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ
مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ
تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾ ﴾

آیت ۲۳۲ ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ﴾ ''اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو' پھر وہ اپنی عدت پوری کر لیں' تو مت آڑے آؤ اس میں کہ وہ عورتیں پھر نکاح کر لیں اپنے سابق ازواج سے' جبکہ وہ آپس میں رضا مند ہو جائیں بھلے طریقے پر۔''

جو عورت طلاق پا کر اپنی عدت پوری کر چکی ہو وہ آزاد ہے کہ جہاں چاہے اپنی پسند سے نکاح کر لے۔ اس کے اس ارادے میں طلاق دینے والے شوہر یا اس کے خاندان والوں کو کوئی رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دی اور عدت کے دوران رجوع نہیں کیا تو اب عدت کے بعد عورت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو اسی شوہر سے نکاحِ ثانی کر سکتی ہے۔ آیت ۲۲۸ کے ذیل میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بیان ہو چکی ہے کہ ایک یا دو طلاق کی صورت میں شوہر کو عدت کے دوران رجوع کا حق حاصل ہے۔ لیکن اگر عدت پوری ہو گئی تو اب یہ طلاق رجعی نہیں رہی' طلاقِ بائن ہو گئی۔ اب شوہر اور بیوی کا جو رشتہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔ اب اگر یہ رشتہ پھر سے جوڑنا ہے تو دوبارہ نکاح کرنا ہو گا اور اس میں عورت کی مرضی کو دخل ہے۔ عدت کے اندر اندر رجوع کی صورت میں عورت کی مرضی کو دخل نہیں ہے۔ لیکن عدت کے بعد اب عورت کو اختیار ہے' وہ چاہے تو اسی سابق شوہر سے نکاحِ ثانی کر لے اور چاہے تو اپنی مرضی سے کسی اور شخص سے نکاح کر لے۔ البتہ طلاقِ مغلظ (تیسری

طلاق) کے بعد جب تک اس عورت کا نکاح کسی اور مرد سے نہ ہو جائے اور وہ بھی اسے طلاق نہ دے دے' سابق شوہر کے ساتھ اس کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ اس آیت میں یہ ہدایت دی جا رہی ہے کہ طلاقِ بائن کے بعد اگر وہی عورت اور وہی مرد پھر سے نکاح کرنا چاہیں تو اب کسی کو اس میں آڑے نہیں آنا چاہیے۔ عام طور پر عورت کے قریبی رشتے دار اس میں رکاوٹ بنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے پہلے بھی تمہیں ستایا تھا' اب تم پھر اُسی سے نکاح کرنا چاہتی ہو' ہم تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔

﴿ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ﴾ ''یہ وہ چیز ہے جس کی نصیحت کی جا رہی ہے تم میں سے اُس کو جو واقعتاً ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور یومِ آخرت پر۔''

جن کے اندر ایمان ہی نہیں ہے ان کے لیے تو یہ ساری نصیحت گویا بھینس کے آگے بین بجانا ہے جس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

﴿ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ﴾ ''یہی طریقہ تمہارے لیے زیادہ پاک اور زیادہ عمدہ ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ ''اور اللہ جانتا ہے' تم نہیں جانتے۔''

لہٰذا تم اپنی عقل کو مقدم نہ رکھو' بلکہ اللہ کے احکام کو مقدم رکھو۔ مرد اور عورت دونوں کا خالق وہی ہے' اسے مرد بھی عزیز ہے اور عورت بھی عزیز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ))(۱) یعنی تمام مخلوق اللہ کے کنبے کی مانند ہے۔ لہٰذا اللہ کو تو ہر انسان محبوب ہے' خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔ انسان اُس کی تخلیق کا شاہکار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس کا علم بھی کامل ہے' وہ جانتا ہے کہ عورت کے کیا حقوق ہونے چاہئیں اور مرد کے کیا ہونے چاہئیں۔

آیت ۲۳۳ ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ ''اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں پورے دو سال''

﴿لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ﴾ ''اُس شخص کے لیے جو مدتِ رضاعت پوری

---

(۱) رواه البيهقى فى شعب الايمان والهيثمى فى مجمع الزوائد عن عبد الله بن مسعود وعن انس بن مالك۔ اسناده ضعيف۔

کرانا چاہتا ہو۔‘‘

اگر طلاق دینے والا شوہر یہ چاہتا ہے کہ مطلقہ عورت اُس کے بچے کو دودھ پلائے اور رضاعت کی مدت پوری کرے تو دو سال تک وہ عورت اس ذمہ داری سے انکار نہیں کر سکتی۔

﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ﴾ ’’اور بچے والے کے ذمے ہے بچوں کی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق۔‘‘

اس مدت میں بچے کے باپ پر مطلقہ کے کھانے اور کپڑے کی ذمہ داری ہے‘ جسے ہم نان نفقہ کہتے ہیں‘ اس لیے کہ قانوناً اولاد شوہر کی ہے۔ اس سلسلے میں دستور کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ یعنی مرد کی حیثیت اور عورت کی ضروریات کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ مرد کروڑ پتی ہو لیکن وہ مطلقہ بیوی کو اپنی خادماؤں کی طرح کا نان نفقہ دینا چاہے۔

﴿لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ﴾ ’’کسی پر ذمہ داری نہیں ڈالی جاتی مگر اس کی وسعت کے مطابق۔‘‘

﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا﴾ ’’نہ تو تکلیف پہنچائی جائے کسی والدہ کو اپنے بچے کی وجہ سے‘‘

﴿وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ﴾ ’’اور نہ اُس کو جس کا وہ بچہ ہے (یعنی باپ) اُس کے بچے کی وجہ سے۔‘‘

یعنی دونوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے‘ جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))[۲] یعنی نہ تو نقصان پہنچانا ہے اور نہ ہی نقصان اٹھانا ہے۔

﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ﴾ ’’اور وارث پر بھی اسی طرح کی ذمہ داری ہے۔‘‘

اگر بچے کا باپ فوت ہو جائے تو بچے کو دودھ پلانے والی مطلقہ عورت کا نان نفقہ مرحوم کے وارثوں کے ذمے رہے گا۔

﴿فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ﴾ ’’پھر اگر ماں باپ چاہیں کہ دودھ چھڑا لیں (دو برس کے اندر ہی) باہمی رضامندی اور صلاح سے‘‘

---

(۲) مسند احمد۔ وسنن ابن ماجہ‘ کتاب الاحکام‘ باب من بنی فی حقہ ما یضر بجارہ‘ عن عبادۃ بن الصامت وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہم۔ قال النووی فی الاربعین : حدیث حسن۔

﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ﴾ ''تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔''

﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ﴾ ''اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو''

﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ ''تو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں''

اگر بچے کا باپ یا اُس کے ورثاء بچے کی والدہ کی جگہ کسی اور عورت سے بچے کو دودھ پلوانا چاہتے ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں' انہیں اس کی اجازت ہے' بشرطیکہ......

﴿اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ﴾ ''جب کہ تم (بچے کی ماں کو) وہ سب کچھ دے دو جس کا کہ تم نے دینا ٹھہرایا تھا دستور کے موافق۔''

یہ نہ ہو کہ نان نفقہ بچانے کے لیے اب تم مدتِ رضاعت کے درمیان بچے کی ماں کے بجائے کسی اور عورت سے اس لیے دودھ پلوانے لگو کہ اُسے معاوضہ کم دینا پڑے گا۔ اگر تم کسی دایہ وغیرہ سے دودھ پلوانا چاہتے ہو تو پہلے بچے کی ماں کو بھلے طریقے پر وہ سب کچھ ادا کر دو جو تم نے طے کیا تھا۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝﴾ ''اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

آیت ۲۳۴ ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا﴾ ''اور جو تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں''

﴿يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ﴾ ''تو وہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک۔''

قبل ازیں آیت ۲۲۸ میں مطلقہ عورت کی عدت تین حیض بیان ہوئی ہے۔ یہاں بیوہ عورتوں کی عدت بیان کی جا رہی ہے کہ وہ شوہر کی وفات کے چار ماہ دس دن بعد تک اپنے آپ کو شادی سے روکے رکھیں۔

﴿فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ﴾ ''پس جب وہ اپنی اس مدت تک پہنچ جائیں (یعنی عدت گزار لیں)''

﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ﴾ ''تو تم پر کوئی

گناہ نہیں ہے اس معاملے میں جو کچھ وہ اپنے بارے میں دستور کے مطابق کریں۔''

عدت گزار چکنے کے بعد وہ آزاد ہیں' جہاں مناسب سمجھیں نکاح کر سکتی ہیں۔ اب تم انہیں روکنا چاہو کہ ہماری ناک کٹ جائے گی' یہ بیوہ ہو کر صبر سے بیٹھ نہیں سکی' اس سے رہا نہیں گیا' اس طرح کی باتیں بالکل غلط ہیں' اب تمہارا کوئی اختیار نہیں کہ تم انہیں روکو۔

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ ''اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔''

آیت ۲۳۵ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ﴾ ''اور تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اس میں کہ کنایہ و اشارہ میں ظاہر کر دو اُن عورتوں سے پیغامِ نکاح یا پوشیدہ رکھو اپنے دلوں میں۔''

کسی عورت کا عدت کے دوران نکاح تو نہیں ہو سکتا' نہ ہی اسے واضح طور پر پیغامِ نکاح دیا جا سکتا ہے' البتہ اشارے کنائے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ مجھے اس میں دلچسپی ہے۔ یا پھر یہ بات اپنے دل ہی میں پوشیدہ رکھی جائے اور عدت ختم ہونے کا انتظار کیا جائے۔

﴿عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ﴾ ''اللہ کو معلوم ہے کہ تم ان عورتوں کا ذکر کرو گے''

آخر تمہیں ان کا خیال تو آئے گا کہ یہ عورت بیوہ ہو گئی ہے' اب میں اس سے شادی کر سکتا ہوں۔ کوئی آدمی یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ یہ جو میرے دل میں بیوہ کے بارے میں خیال آ رہا ہے اور اس سے نکاح کی رغبت پیدا ہو رہی ہے تو شاید میں گناہگار ہو گیا ہوں۔ یہاں اطمینان دلایا جا رہا ہے کہ ایسے خیال کا آنا گناہ نہیں ہے' یہ قانونِ فطرت ہے۔

﴿وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ ''لیکن ان سے نکاح کا وعدہ نہ کر رکھو چھپ کر''

ایسا نہ ہو کہ خفیہ ہی خفیہ نکاح کی بات پکی ہو جائے۔

﴿اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ ''سوائے اس کے کہ کوئی بات کہو معروف طریقے سے۔''

بس کوئی ایسی معروف بات کہہ سکتے ہو جس سے انہیں اشارہ مل جائے۔

﴿وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ﴾ ''اور مت باندھو گرہ نکاح کی جب تک کہ قانونِ شریعت اپنی مدت کو نہ پہنچ جائے۔''

یعنی اللہ کی مقرر کردہ عدت جب تک پوری نہ ہو جائے۔ یہاں کتاب سے مراد قانونِ شریعت ہے۔ کتاب اللہ میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر کر دی گئی' اس کا پورا ہونا ضروری ہے' اس سے پہلے نکاح نہیں ہو سکتا۔

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ﴾ ''اور جان رکھو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے' پس اُس سے ڈرتے رہو۔''

اُس کی پکڑ سے بچنے کی کوشش کرو۔

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴾ ''اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔''

اللہ غفور ہے' بخشنے والا ہے' کوئی خطا ہو گئی ہے تو استغفار کرو' توبہ کرو' اللہ معاف فرمائے گا۔ اور وہ حلیم ہے' تحمل کرنے والا ہے' فوراً نہیں پکڑتا' بلکہ ڈھیل دیتا ہے' مہلت دیتا ہے کہ اگر چاہو تو تم توبہ کر لو۔

آیت ۲۳۶ ﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ﴾ ''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم ایسی بیویوں کو طلاق دے دو جن کو نہ تو تم نے ابھی چھوا ہو اور نہ ان کے لیے مہر مقرر کیا ہو۔''

اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو اس حال میں طلاق دینا چاہے کہ نہ تو اس کے ساتھ خلوتِ صحیحہ کی نوبت آئی ہو اور نہ ہی اس کے لیے مہر مقرر کیا گیا ہو تو وہ دے سکتا ہے۔

﴿وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ﴾ ''اور ان کو کچھ خرچ دو۔''

اس صورت میں اگرچہ مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہے' لیکن مرد کو چاہیے کہ وہ اسے کچھ نہ کچھ مال و متاعِ دُنیوی کپڑے وغیرہ دے دلا کر فارغ کرے۔

﴿عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ﴾ ''صاحب وسعت پر اپنی حیثیت کے مطابق ضروری ہے اور تنگ دست پر اپنی حیثیت کے مطابق۔''

جو وسعت والا ہے' غنی ہے' جس کو کشائش حاصل ہے وہ اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرے اور جو تنگ دست ہے وہ اپنی حیثیت کے مطابق۔

﴿مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ﴾ ''جو خرچ کہ قاعدہ کے موافق ہے۔''

یہ ساز و سامانِ دنیا جو ہے یہ بھی بھلے انداز میں دیا جائے' ایسا نہ ہو کہ جیسے خیرات دی جا رہی ہو۔

﴿حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ''یہ حق ہے محسنین پر۔''

نیکی کرنے والے' بھلے لوگ یہ سمجھ لیں کہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ایک ذمہ داری ہے۔

آیت ۲۳۷ ﴿وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾ ''اور اگر تم عورتوں کو طلاق دو ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے اور تم ٹھہرا چکے تھے ان کے لیے ایک متعین مہر''

﴿فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ ''تو جو مہر تم نے طے کیا تھا اب اُس کا آدھا ادا کرنا لازم ہے''

اس صورت میں مقرر شدہ مہر کا آدھا تو تمہیں دینا ہی دینا ہے۔

﴿اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ﴾ ''اِلّا یہ کہ وہ معاف کر دیں''

یعنی کوئی عورت خود کہے کہ مجھے آدھا بھی نہیں چاہیے یا کوئی کہے کہ مجھے چوتھائی دے دیجیے۔

﴿اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ ''یا وہ شخص درگزر سے کام لے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔''

اور یہ گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے' وہ اسے کھول سکتا ہے۔ عورت از خود طلاق دے نہیں سکتی۔ لہٰذا مردوں کے لیے ترغیب ہے کہ وہ اس معاملے میں فراخ دلی سے کام لیں۔

﴿وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ ''اور یہ کہ تم مرد درگزر کرو تو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔''

﴿وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾ ''اور اپنے مابین احسان کرنا مت بھلا دو۔''

اس کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے کہ: ''اور تمہارے درمیان ایک کو دوسرے پر جو فضیلت ہے اس کو مت بھولو''۔ یعنی اللہ نے جو فضیلت تم مردوں کو عورتوں پر دی ہے اس کو مت بھولو۔ چنانچہ تمہارا طرزِ عمل بھی ایسا ہونا چاہیے کہ تم اپنے بڑے ہونے کے حساب سے ان کے ساتھ

نرمی کرو اور ان کو زیادہ دو۔ تم نے ان کا جتنا بھی مہر مقرر کیا تھا وہ نصف کے بجائے پورا دے دو اور انہیں معروف طریقے سے عزت و تکریم کے ساتھ رخصت کرو۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴾ ''یقیناً جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

آیات ۲۳۸ تا ۲۴۲

﴿حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُکۡبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲۴۱﴾ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴۲﴾﴾

آیت ۲۳۸ ﴿حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ٭﴾ ''محافظت کرو تمام نمازوں کی اور خاص طور پر بیچ والی نماز کی۔''

یہ جو بار بار آ رہا ہے کہ جان لو اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے' جان رکھو کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے' جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ کی نگاہ میں ہے' جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے' تو اس سب کو قلب و ذہن میں مستحضر رکھنے کے لیے تمہیں پنج وقتہ نماز دی گئی ہے کہ اس کی نگہداشت کرو۔ دنیا کے کاروبار سے نکلو اور اللہ کے حضور حاضر ہو کر اس سے کیا ہوا عہد تازہ کرو۔ حفیظ کا ایک شعر ہے:

سرکشی نے کر دیے دھندلے نقوشِ بندگی
آؤ سجدے میں گریں لوحِ جبیں تازہ کریں!

''صلوٰۃ وسطیٰ'' (بیچ والی نماز) کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں' لیکن عام طور پر اس سے مراد عصر کی نماز لی جاتی ہے۔ اس لیے کہ دن میں دو نمازیں فجر اور ظہر اس سے پہلے ہیں اور

دو ہی نمازیں مغرب اور عشاء اس کے بعد میں ہیں۔

﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ ''اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے پورے ادب کے ساتھ۔''

قیام' رکوع اور سجدہ فرائض نماز میں سے ہیں۔ رکوع میں بندہ اپنے رب کے حضور عاجزی سے جھک جاتا ہے' سجدہ اس جھکنے کی انتہا ہے۔ مطلوب یہ ہے کہ قیام بھی قنوت' عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہو' معلوم ہو کہ ایک بندہ اپنے آقا کے سامنے باادب کھڑا ہے۔

آیت ۲۳۹ ﴿فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا﴾ ''پھر اگر تم خطرے کی حالت میں ہو تو چاہے پیادہ پڑھ لو یا سوار۔''

دشمن اگر پیچھا کر رہا ہے اور آپ رُک کر تمام شرائط و آداب کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کر دیں گے تو وہ آپ کے سر پر پہنچ جائے گا۔ یا آپ نے کہیں جا کر فوری طور پر حملہ کرنا ہے اور آپ نماز کے لیے رک جائیں گے تو مطلوبہ ہدف حاصل نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ دشمن سے خطرے کی حالت میں پیدل یا سوار جس حال میں بھی ہوں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

﴿فَاِذَآ اَمِنْتُمْ﴾ ''پھر جب تم امن میں ہو جاؤ''

خطرہ دور ہو جائے اور امن کی حالت ہو۔

﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پھر اللہ کو یاد کرو جیسے کہ تمہیں اُس نے سکھایا ہے جس کو تم نہیں جانتے تھے۔''

اُمت کو نماز کا طریقہ محمدؐ رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے اور حکم دیا ہے کہ: ((صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ)) (۳) ''نماز پڑھو جیسے کہ تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو''۔ نماز کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کا سکھایا ہوا ہے۔ روایات سے ثابت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو دو دن نماز پڑھائی ہے۔ ایک دن پانچوں نمازیں اوّل وقت میں اور دوسرے دن پانچوں نمازیں آخری وقت میں پڑھائیں اور بتا دیا کہ ان نمازوں کا وقت ان اوقات کے درمیان ہے۔ چنانچہ نماز کے معاملے میں آنحضور ﷺ کے معلم حضرت جبرئیلؑ ہیں اور آپ ﷺ پوری اُمت کے لیے معلم ہیں۔

(۳) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة ...... عن مالك بن الحويرث رضي الله عنه.

اب بیوہ عورتوں کے بارے میں مزید ہدایات آ رہی ہیں۔

آیت ۲۴۰ ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ﴾ ''اور جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ چھوڑ جائیں بیویاں''

﴿وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ﴾ ''تو وہ وصیت کر جائیں اپنی بیویوں کے لیے ایک سال تک کے لیے نان نفقہ کی' بغیر اس کے کہ انہیں گھروں سے نکالا جائے۔''

مثال کے طور پر ایک شخص فوت ہوا ہے اور اس کی چار بیویاں ہیں' جن میں سے ایک کے ہاں اولاد ہے' جبکہ باقی تین اس اولاد کی سوتیلی مائیں ہیں۔ اب یہ اولاد سگی ماں کو تو اپنی ماں سمجھ کر اس کی خدمت کرے گی اور باقی تین کو خواہ مخواہ کی ذمہ داری (liability) سمجھے گی۔ تو فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ ان بیواؤں کو فوراً گھر سے نکال دو' کہ جاؤ اپنا راستہ لو' جس سے تمہاری شادی تھی وہ تو فوت ہو گیا' بلکہ ایک سال کے لیے انہیں گھر سے نہ نکالا جائے اور ان کا نان نفقہ دیا جائے۔ ان آیات کے نزول تک قانونِ وراثت ابھی نہیں آیا تھا' لہٰذا بیواؤں کے بارے میں وصیت کا عبوری حکم دیا گیا' جیسا کہ قبل ازیں آیت ۱۸۰ میں والدین اور قرابت داروں کے لیے وصیت کا عبوری حکم دیا گیا۔ سورۃ النساء میں قانونِ وراثت نازل ہوا تو اس میں والدین کا حق بھی معین کر دیا گیا اور شوہر کی وفات کی صورت میں بیوی کے حق کا اور بیوی کی وفات کی صورت میں شوہر کے حق کا بھی تعین کر دیا گیا اور اب والدین وعزیز و اقارب اور بیوگان کے حق میں وصیت کی ہدایات منسوخ ہو گئیں۔

﴿فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ﴾ ''پھر اگر وہ عورتیں خود نکل جائیں تو تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں جو کچھ وہ اپنے حق میں معروف طریقے پر کریں۔''

اگر کوئی عورت عدت گزارنے کے بعد دوسری شادی کر کے کہیں بسنا چاہے تو تم اسے سال بھر کے لیے روک نہیں سکتے۔ وہ اپنے حق میں معروف طریقے پر جو بھی فیصلہ کریں وہ اس کی مجاز ہیں' اس کا کوئی الزام تم پر نہیں آئے گا۔

﴿وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ ''اور یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست ہے' حکمت والا ہے۔''

آیت ۲۴۱ ﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ﴾ ''اور مطلقہ عورتوں کو بھی ساز و سامانِ زندگی دینا ہے معروف طریقے پر۔''

﴿حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝﴾ ''یہ لازم ہے پرہیز گاروں پر۔''

واضح رہے کہ یہ ہدایت عدت کے وقت تک کے لیے ہے' اُس کے بعد نہیں۔ اسی معاملے میں کلکتہ ہائی کورٹ نے شاہ بانو کیس میں جو ایک فیصلہ دیا تھا اس پر ہندوستان میں شدید احتجاج ہوا تھا۔ اس نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ کوئی مسلمان اگر اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو وہ بیوی اگر تو دوسری شادی کر لے تب تو بات دوسری ہے' ورنہ جب تک وہ زندہ رہے گی اس کا نان نفقہ طلاق دینے والے کے ذمے رہے گا۔ اس پر بھارت کے مسلمانوں نے کہا کہ یہ ہماری شریعت میں دخل اندازی ہے' شریعت نے مطلقہ کے لیے صرف عدت تک نان نفقہ کا حق رکھا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس مسئلے پر احتجاجی تحریک چلائی' جس میں بہت سے لوگوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ آخر کار راجیو گاندھی کی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور پھر وہاں یہ قانون بنا دیا گیا کہ ہندوستان کی کوئی عدالت بشمول سپریم کورٹ مسلمانوں کے عائلی قوانین میں دخل نہیں دے سکتی۔ اس پر میں مسلمانانِ بھارت کی عظمت کو سلام پیش کیا کرتا ہوں۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں یہ ہوا کہ ایک فوجی آمر نے عائلی قوانین بنائے جن کے بارے میں سنی' شیعہ' اہل حدیث' دیو بندی' بریلوی تمام علماء اور جماعت اسلامی کی چوٹی کی قیادت سب نے متفقہ طور پر یہ کہا کہ یہ قوانین خلافِ اسلام ہیں' مگر وہ آج تک چل رہے ہیں۔ ایک اور فوجی آمر گیارہ برس تک یہاں پر کوسِ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ بجاتا رہا اور اسلام اسلام کا راگ بھی الاپتا رہا' لیکن اس نے بھی ان قوانین کو جوں کا توں برقرار رکھا۔ اسی بنیاد پر میں نے اس کی شوریٰ سے استعفاء دیا تھا۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانوں نے وہاں پر یہ بات نہیں ہونے دی۔

آیت ۲۴۲ ﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ ''اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیات کو واضح کر رہا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو (اور سمجھو)۔''